روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر ۲۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۱۶ محرم الحرام ۱۴۱۰ ھ ، ۱۹ ظہور ۱۳۶۸ ہش ، ۱۹ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۸۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کا کسی الیکشن سے کوئی تعلق نہیں

ربوہ ۔ جماعتِ احمدیہ کے مرکزی ترجمان صاحبزادہ مرزا غلام احمد قائمقام ناظر امور عامہ نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں "قادیانیوں" کے لئے مخصوص اقلیتی نشستوں پر انتخاب کرائے جانے کے بارے میں اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بیان جاری کیا ہے۔

"جماعتِ احمدیہ کا ایسے کسی الیکشن یا انتخاب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ

(باقی صہ۵ پر)

جلسہ سالانہ احمدیہ جماعت یو۔ کے

احمدیت کی ترقی کی رفتار میں حیرت انگیز صورت پیدا ہو چکی ہے

خدا نے اتنا کچھ دیا کہ میرے تصور کی انتہا بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی

جوبلی کے سال میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ بیعتوں کا امکان ۔ افریقہ کی حکومتوں میں پائی جانیوالی انسانیت اور شرافت قابلِ داد ہے

افریقہ اور ہندوستان کے لئے پانچ کروڑ روپے کی اپیل

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے
جلسہ سالانہ یو۔ کے، کے دوسرے روز کے خطاب کا خلاصہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہر مہمان معزز ہوتا ہے لیکن دُور کی راہوں سے چل کر آنے والے مہمان خاص طور پر معزز ہوتے ہیں اور پھر وہ مہمان جو محض اپنے حسنِ خلق کے اظہار کے طور پر بغیر کسی رشتہ کے دُور سے تشریف لائے ہوں، آپ سب معزز مہمان جو پاکستان یا دنیا بھر سے تشریف لائے ہیں، میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور افریقہ کے مختلف ممالک کی حکومتوں کے حسن خلق کا اظہار بنے، افریقہ سے آنے والے یا پھر کینیڈا اور نیوزی لینڈ کے لمبے سفر کر کے تشریف لانے والے مہمانوں کو میری طرف سے دین حق کے طریق پر سلام کا تحفہ پہنچے۔

حضور انور نے حسب دستور آج کے اس خطاب میں سال بھر میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے افضال کا ذکر فرمایا۔ تاہم اس موضوع کو شروع کرنے سے پہلے حضور انور نے نظام جماعت کا تفصیل سے تعارف کروایا۔ اور اس کی ذیلی تنظیموں ان کے مختلف شعبوں اور ان کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف جماعت دن بدن آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے بلکہ ہماری آگے بڑھنے کی رفتار دن بدن آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور ہم ACCELERATION کے طریق پر آگے جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ناسمجھ لوگ اندازہ نہیں کر سکتے کہ ایک چھوٹی سی جماعت جس نے سَو سال قبل ہلکی سی رفتار کے ساتھ سفر شروع کیا تھا سَو سال بعد کس رفتار تک پہنچ جائے گی۔ اور پھر آئندہ سَو سال میں اس کی رفتا کا کیا عالم ہوگا۔ پس رفتار میں چونکہ حیرت انگیز صورت پیدا ہو چکی ہے اس لئے اس سال کے کام کو احاطہ شمار میں لانا میرے بس کی بات نہیں رہی، لہٰذا مجھے انتخاب سے کام لینا ہوگا۔

حضور نے سب سے پہلے ملک وار جماعتوں کے قیام میں اضافے کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۸۴ء میں جماعت کے خلاف ایک گہری سازش کے نتیجہ میں میرا باہر آنا ایک مجبوری تھی لیکن اس میں خدا تعالیٰ کو یہ مقصود تھا کہ پاکستان اور دیگر لوٹ طاقتوں کو یہ بتا دے کہ تم جتنا چاہو زور لگاؤ جماعت احمدیہ کی ترقی کی راہیں روکنے کی بجائے تمہارا ہر قدم تمہاری تدبیر کو اُلٹا دے گا۔ اور ہر وہ نتیجہ نکلے گا جو تمہارے دل کو اور زیادہ جہنم کی آگ میں مبتلا کر دے گا۔

بیرون ملک آنے کے نتیجہ میں خدا نے وہ کچھ دیا اور اتنا زیادہ دیا کہ میرے تصور کی انتہاء بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ مجھے اپنے خدا پر بھروسہ کے نتیجہ میں توقع تو ضرور تھی کہ خدا اپنے فضلوں کی بارش نازل فرمائے گا۔ لیکن

حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ صہ۳ پر ملاحظہ فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امر واقعہ یہ ہے کہ میں خدا کے فضلوں کے آگے ہار گیا ہوں، خدا نے ایسے ایسے فضل فرمائے ہیں کہ مجھے ان کا وہم و گمان بھی نہیں تھا۔ صرف ایک ملک میں جماعتوں کی تعداد سولہ سے بڑھ کر ایک سو ساٹھ ہوگئی ہے جبکہ ایک دوسرے ملک میں چھ سے بڑھ کر چھیاسٹھ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور گذشتہ چار سالوں کے عرصہ میں ساری دنیا کی جماعتوں میں تیرہ سو آٹھ (۱۳۰۸) کا اضافہ ہو چکا ہے جو کہ ان سے پہلے سال کی نسبت چھیالیس گنا زیادہ ہے۔

حضور نے فرمایا پاکستان میں بیوت الذکر پر حملے کا مسابقت کی روح سے جواب دینے کا جب ہم نے پروگرام بنایا تو اللہ کے فضل سے جماعت نے عظیم الشان خدمت کی توفیق پائی، چنانچہ میرے لندن آنے پر دنیا بھر میں ہمارے بیوت الذکر کی تعداد بتیس (۳۲) تھی جبکہ ان چار سالوں میں جماعت کو چھ سو ساٹھ (۶۶۰) نئے بیوت الذکر بنانے کی توفیق ملی ہے اور دو سو ایک (۲۰۱) بنے بنائے بیوت الذکر ان کے علاوہ جماعت کو ملی ہیں۔

حضور نے مشن ہاؤسز اور مراکز میں اضافہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ میرے یہاں آنے کے وقت ان کی تعداد ایک سو پچھتر (۱۷۵) تھی، پھر یہ تعداد بڑھ کر ایک سو اکانوے (۱۹۱) ہوگئی لیکن اس کے بعد جو اضافہ ہوا ہے وہ ایک سو گیارہ (۱۱۱) کا ہے، جبکہ ان کا رقبہ پہلے مراکز کی نسبت اتنا زیادہ ہے کہ بعض جگہوں میں ایک واحد مشن ہاؤس کا رقبہ اس سے پہلے کے سارے یورپ کے مشن ہاؤسز کے رقبے سے بڑا ہے۔ پس اللہ کے فضل سے نہ صرف ہم ترقی کر رہے ہیں بلکہ ہماری ترقی کی رفتار میں حیرت انگیز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ میں نے تو اب ان رقبوں کا شمار کرنا ہی چھوڑ دیا ہے کیونکہ اب خدا تعالیٰ جتھوں کی صورت مشن ہاؤسز عطا کر رہا ہے اور ابھی حال ہی میں پرتگال اور گوئٹے مالا میں بالکل نئے مشن ہاؤسز بنانے کی توفیق بھی ہمیں ملی ہے۔

حضور نے فرمایا گذشتہ سالوں میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے حیرت انگیز کاموں کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس کی کوئی مثال آپ کو دنیا میں کہیں نظر نہیں آئے گی۔

اس ضمن میں حضور نے دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا مذہبی جماعتوں کی زندگی کی حفاظت کیلئے ضروری ہے کہ ان میں سے ہر شخص دعوت الی اللہ کے ذریعہ آگے بڑھے کیونکہ اس سے ایک عجیب رُوحانی جذبہ اور ولولہ پیدا ہوجاتا ہے اور ایک نئی زندگی ملتی ہے۔

دعوت الی اللہ کے ذریعہ بڑھنے والی جماعتیں نہ صرف پھیلتی ہیں بلکہ ان کی اولاد کی بھی حفاظت ہوتی ہے۔ حضور نے ایک داعی الی اللہ کے مخلصانہ جذبے اور کوشش کے نتیجہ میں آئیوری کوسٹ کے علاقہ میں تیرہ ہزار آٹھ سو (۱۳۸۰۰) سے زائد بیعتیں ہونے اور پھر اس کے پینتیس چالیس ہزار تک بڑھ جانے کی خوش کن اطلاع بھی دی۔

بیعتوں کے سلسلہ میں حضور نے بتایا کہ میری خواہش تھی کہ جوبلی کے سال ایک لاکھ بیعتیں ہوں تا کہ نئی صدی کے پیمانے بدلائے جائیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس طرف ایک غیر معمولی رجحان پیدا ہوا ہے اور سال رواں میں ان کی تعداد اس جلسہ تک اکسٹھ ہزار سے زائد ہو چکی ہے۔

حضور نے فرمایا میں خدا کے ڈر سے یہ امید رکھتا ہوں کہ اگر جماعتوں نے معمولی حرکت بھی کی تو وہ پھل جو خدا کی تقدیر نے تیار رکھے ہیں وہ لازماً ان کی جھولی میں گرائے گا اور بعید نہیں کہ ہم ایک لاکھ سے بھی آگے بڑھ جائیں مگر اس میں دعاؤں اور خلوص سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے نہایت تفصیل سے افریقن کردار کا ذکر فرمایا اور انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دنیا کی اقوام کو اس بات کی نصیحت فرمائی کہ وہ افریقن اقوام کی ان کوششوں میں ان کی مدد کریں جو اپنے SURVIVAL کے لئے وہ کر رہی ہیں۔

حضور نے افریقہ کے ممالک کی حکومتوں میں پائی جانے والی انسانیت اور شرافت کا بھی بڑی محبت سے ذکر فرمایا۔ اور احمدیت کے مخالفین کی طرف سے ان کی مدد کے نام پر، ان سے احمدیت کی مخالفت کے مطالبوں پر، ان کے اس مدد کو ٹھکرا دینے اور شرافت اور انسانیت پر آنچ نہ آنے دینے پر ان حکومتوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا

کہ وہ جانتے ہیں کہ جب ہم احمدیت کے اوپر دست شفقت رکھتے ہیں تو بعض بہت امیر مسلمان ممالک سیخ پا ہو جاتے ہیں اور وہ خطرہ محسوس کرتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ان کی مالی امداد روک دی جائے گی۔ لیکن اس کے باوجود وہ انصاف سے پیچھے نہیں ہٹتے۔ اور اختلافِ مذہب کے باوجود وہ جوہر امن کو مجروح نہیں ہونے دیتے۔ اس موقعہ پر جب احباب نے پُرجوش نعرے لگائے تو حضور نے بھی بنفس نفیس افریقہ زندہ باد اور بلال حبشیؓ کی سرزمین کے نعرے بھی لگوائے۔

حضور نے فرمایا کہ ان حکومتوں کے اس احسان پر "کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور بھی ہو سکتا ہے" کے قرآنی حکم کو پیش نظر رکھیں اور ان کے احسان کو ہرگز نہ بھولیں۔

حضور نے فرمایا کہ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے افریقہ نے بھی جماعت کے اس احسان کو نہیں بھلایا کہ ہم اس وقت ان کی خدمت کو پہنچے جبکہ دوسرے ان سے رُوگردانی کر رہے تھے۔ اس لئے افریقہ کی مزید خدمت کے لئے تیار ہوں اور حسب استطاعت اپنی تعلیم، قابلیت، تجربہ اور پیسے کے ذریعہ افریقہ کی خدمت کے لئے تیار ہوں۔

اس موقعہ پر حضور انور نے جماعت کے بار بار کے مطالبے پر نئی صدی کے سر پر افریقہ اور ہندوستان کی خدمت کے لئے کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔ کے تابع پانچ کروڑ روپے کی مالی تحریک کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اس طرح ہم پہلے سے بڑھ کر افریقہ اور ہندوستان کے بعض خصوصی علاقوں کی خدمت کرنے کے اہل ہو جائیں گے۔

حضور انور نے دنیا بھر میں جماعت کی دعوت الی اللہ اور اشاعت میں وسعت کا تفصیلی ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ نظارہ تو "خدا کے ایسے بندے تیری مدد کریں گے جنہیں ہم آسمان سے حکم دیں گے۔" کا مصداق ہے اس ضمن میں بطور مثال انگولا کا ذکر فرمایا کہ وہاں کے ایک احمدی انگلستان سے گزشتہ سال جلسہ سالانہ کی ویڈیو کیسٹ لے گئے تو وہاں کے T.V افسران کو وہ اتنی پسند آئی کہ انہوں نے بارہا اسے ٹیلی کاسٹ کیا اور نتیجۃً لوگوں میں بکثرت توجہ پیدا ہوئی اور اب وہاں سے مربی بھجوانے کے مطالبے آرہے ہیں۔

پھر فرمایا جب ایک جماعتی وفد نے کموروز آئی لینڈ کا دورہ کیا تو اس کے دوران خدا کے فضل سے چھ سو (۶۰۰) سعید روحوں کو وہاں احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں قبولِ احمدیت کی ہوائیں چلا رہا ہے۔

خدا کے یہ فضل جو آپ ساری دنیا میں دیکھ رہے ہیں۔ ان کا گہرا تعلق ملک سے اوّلین قربانی کرنے والوں اور پھر پاکستان کے قربانی کرنے والوں سے ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جب پاکستان میں یہ اعلان کئے گئے کہ ہم تمام دنیا میں احمدیت کا تعاقب کریں گے اور اسکو نیست و نابود کر دیں گے

حضور نے فرمایا۔ افریقہ کے ایک ملک کے ایک اعلیٰ راہنما نے جشن تشکر کے موقعہ پر وہاں اپنی تقریر میں یہ کہا کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا میں اس حد تک آگے بڑھ چکی ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو گھیرا تو درکنار ان کا تعاقب بھی کر سکے۔ اب یہ دنیا کی طاقتوں کی حدوں سے آگے نکل چکی ہے۔

پس خدا کی تقدیر اور اس کے فضل نے وہ سچ بات ان راہنماؤں کی زبان سے جاری کر دی جو آج خدا نے احمدیت کی صداقت کے نشان کے طور پر دنیا میں ظاہر فرمائی ہے۔

حضور انور نے اگلی صدی میں دنیا کی خدمت کے لئے واقفین پیش کرنے کے لئے کی گئی تحریک "وقف نو" کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے دو ہزار چھ سو اکہتر (۲۶۷۱) بچے اس میں شامل ہو چکے ہیں اس ضمن میں حضور نے بچے عطا ہونے اور ان کی خوراک مہیا ہونے اور وقف کی بدولت بیماریوں سے ان کی معجزانہ شفاء کے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور فرمایا کہ

ایسے واقعات اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ جنہیں کوئی صاحب عقل انسان ہرگز اتفاقی حادثات کا نتیجہ قرار نہیں دے سکتا۔

حضور انور نے نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں قائم ہسپتالوں، سکولوں اور کالجوں کے اعداد و شمار اور ان کے کاموں کا جائزہ بھی پیش فرمایا اور بتایا کہ انکے ذریعہ کثرت کے ساتھ علاقے کی خدمت ہوتی ہے ہم ان اداروں کے معیار کو بلند کرنے اور بہتر بنانے کی طرف بھی توجہ کر رہے ہیں۔ ہم ان کے حال سے ہرگز غافل نہیں ہیں اور ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ خدمت

(باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام احمدی جماعتیں واشنگٹن کی بیت الذکر کی تعمیر میں حصہ لیں

ہماری زندگی بیوت الذکر ہی کے ساتھ وابستہ ہے

بیوت الذکر کی قبولیت کا فیصلہ آغاز کی نیتیں ہی کیا کرتی ہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

فرمودہ ۷ رجولائی ۱۹۸۹ء بمقام لاس اینجلس ۔ امریکہ

حضور انور نے فرمایا کہ آج کا دن بہت ہی مبارک اور خوشیوں کا دن ہے۔ اور خدا کا شکر ادا کرنے کا دن ہے۔ اس لحاظ سے سب سے زیادہ مبارک کے لائق لاس اینجلس کی جماعت ہے۔ جن کے شہر میں اس نہایت ہی خوبصورت بیت الذکر میں مجھے خدا کے فضل سے آج خطبہ دینے کی توفیق مل رہی ہے۔

فرمایا اس خوشی میں جماعت امریکہ اور پھر دنیا کی ۱۲۰ جماعتیں بھی شامل ہیں کیونکہ جہاں بھی جماعت کو خدا کا گھر بنانے کی توفیق ملتی ہے۔ ساری جماعت امتِ واحدہ کی طرح اس خوشی میں شریک ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ ان دنوں جب کہ پاکستان میں خدا کے گھروں کو مسمار کیا گیا۔ انہیں مساجد کہنا خلافِ قانون قرار دیا گیا۔ اور نئی بیوت الذکر کی تعمیر میں روکیں ڈالی گیئں تو ایسے حالات میں میں نے جماعت کو ایک سچے ایمان لانے والے کا ردِ عمل دکھانے کی نصیحت کرتے ہوئے ایک بیت الذکر گرائے جانے کے عوض ۱۰۰ بیوت الذکر بنانے کی طرف توجہ دلائی کیونکہ اس سے بہتر ایمان افروز جواب کوئی نہیں دیا جاسکتا۔ پس خدا کا شکر ہے کہ جماعت جو کہ جذبۂ اطاعت سے سرشار ہے۔ بہت ہی عمدہ رنگ میں ہر اپیل کا جواب دیتی ہے۔ اس نے اس اپیل پر بھی توجہ کی۔ فرمایا یہ خوبصورت بیت الذکر اگرچہ ایک بہت ہی امیر اور اثر رکھنے والے شہر میں تعمیر کی جا رہی ہے اور آج نمایاں طور پر ہمارے سامنے آرہی ہے۔ مگر مَیں جانتا ہوں کہ افریقہ کے غریب ممالک میں جماعت نے کثرت کے ساتھ بیوت الذکر تعمیر کی ہیں، چنانچہ آج کی خوشی میں مَیں نے سوچا کہ ان بیوت الذکر کا ذکر بھی شامل کرلوں جن کو کوئی ظاہری عظمت عطا نہیں ہوئی۔ لیکن کئی پہلوؤں سے وہ دنیا کی جماعتوں کے لئے اپنے اندر اعلیٰ مثالیں رکھتی ہیں۔ افریقہ کے ممالک میں مجھے کئی بیوت الذکر ایسی نظر آئیں کہ ان کے بنانے کے لئے مرکز حتیٰ کہ اس ملک کے مقامی مرکز تک سے بھی کسی امداد کا مطالبہ نہیں کیا گیا، اور اگر مَیں وہاں تفصیلی دورہ نہ کرتا تو مجھے یہ علم نہیں ہونا تھا کہ افریقہ کے لوگ خدا کے گھر بنانے میں کیسی مسلسل قربانی اور پُرخلوص محنت سے کام لے رہے ہیں، اور ان کو اس کام سے ایک دلی لگن ہے، مگر بکثرت ان میں ایسی بیوت الذکر ہیں جو کسی ذکر اور شمار میں نہیں آئیں اور بنانے والوں نے بھی کبھی ان کے ذکر کا مطالبہ نہیں کیا۔ اور بعید نہیں کہ وہ بیوت الذکر بعض بڑی بڑی بیوت الذکر کے مقابل پر خدا کے نزدیک زیادہ مقبول ہوں۔

حضور انور نے فرمایا بیوت الذکر کی قبولیت کا فیصلہ دراصل آغاز کی نیتیں ہی کیا کرتی ہیں، اور ہم چونکہ ایک موحّد جماعت ہیں اس لئے ہمیں ہمیشہ اس بات کو اپنے پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

فرمایا بیوت الذکر کو عظمت دینے والی دوسری بات اس کے نمازی ہوا کرتے ہیں، اگر نمازیوں کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور توحید موجزن ہو تو ایسی بیوت الذکر کو رونق ملا کرتی ہے۔ فرمایا صحابہؓ بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی مسجدوں میں نماز ادا کرنے کی درخواست کیا کرتے تھے، تاکہ ان کی مسجدوں کو رونق ملے۔ فرمایا اس میں زینت سے مراد تقویٰ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ تمام کائنات میں سب سے زیادہ تقویٰ نصیب ہوا، اس لئے صحابہؓ یہ درخواست بالکل قرآنی تعلیم کے مطابق کیا کرتے تھے۔ لیکن کوئی افتتاحی رسم نہیں منائی گئی۔ اسی لئے جب بھی مجھے کسی بیت الذکر کے افتتاح کے لئے کہا جائے تو میرے دل میں ہمیشہ اس وجہ سے تردّد پیدا ہوتا ہے۔ بیت الذکر کا افتتاح تو اسی روز ہو جاتا ہے جب اس میں کسی ایک نمازی نے نماز پڑھ لی، ہاں اب اس موقعہ پر لوگوں کو بیت الذکر کی تعمیر پر تقاریب شکرانہ منعقد کرتے ہوئے انہیں بیت الذکر اور اسکی تعمیر کے مقاصد سے آگاہی کے لئے بلا سکتے ہیں کیونکہ اس طرح سے غیروں میں دینِ حق کی وضاحت کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور یہی وہ پس منظر ہے جس کی وجہ سے مَیں نے آج کی تقریب کے انعقاد اور اس میں شمولیت کو قبول کرلیا۔ ورنہ میں بیوت الذکر کے کسی رسمی افتتاح کا قائل نہیں ہوں۔

حضور انور نے جماعتوں کو اس خطبہ کے ذریعہ نصیحت فرمائی کہ آئندہ بیوت الذکر کی تعمیر کے وقت ان سب باتوں کو ضرور پیشِ نظر رکھا کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بیوت الذکر کی تعمیر کی اوّلین شرط تقویٰ ہے اور اس کے مطابق خدا کے گھر کی تعمیر کے وقت کبھی یہ خیال دامن گیر نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم اسے زیادہ خوبصورت بنا سکیں گے یا نہیں۔ اوّلاً خدا کی خاطر ایک جگہ اکٹھے ہونے کی ضرورت کی نیّت ضروری ہے۔ اور وہ جگہ سب کے لئے کھلی ہونی چاہیئے۔ اس کے علاوہ اگر تزئین بھی ہو سکے تو یہ خلافِ ایمان بات نہیں۔ کیونکہ زینت کا ظاہر سے بھی ایک تعلق ہے، اندرونی زینت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بیرونی زینت کا کوئی سامان کیا جائے تو یہ قرآنی تعلیم کے خلاف بات نہیں ہے۔ کیونکہ خدا نے تو سب نعمتیں ایمان رکھنے والوں کے لئے ہی پیدا کی ہیں۔ لیکن اوّل شرط خدا کا تقویٰ اور خدا کی عبادت کا مقصد ہونی چاہیئے حضور انور نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ اس بیت الذکر کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے آج میں بہت خوش ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ایسی بیت الذکر میں مجھے خطبہ دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ جس کی بناء تقویٰ پر تھی اور اس کے ساتھ خدا نے اس کو ظاہری زینت بھی عطا فرما دی۔ پس اگر تقویٰ کی اینٹ پر بنیاد رکھی جائے تو بیت الذکر میں ضرور اثر پیدا ہو جاتا ہے اور وہاں نمازی کو نماز پڑھنے کا زیادہ لطف آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ تمام بیوت الذکر جو دنیا کے کسی بھی خطے میں جماعت موجودہ پابندی کے حالات کے پس منظر میں بنا رہی ہے اور وہ نامعلوم ہیں۔ آج ہم ان سب بیوت الذکر کو اپنی دعاؤں میں شامل کریں گے۔ صرف اس بیت الذکر کی تعمیر پر اظہارِ تشکر نہ کیا جائے بلکہ اس سارے عرصے میں خدا نے ہمیں للہ بیوت الذکر بنانے کی جو توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کی تعمیر پر اس سارے مضمون کو پیشِ نظر رکھ کر اللہ کا شکر ہمیں ادا کرنا چاہیئے۔

اس ضمن میں حضورِ انور نے گوئٹے مالا کی بیت الذکر کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ ہم نے اس رنگ میں اس کا افتتاح تین چار روز قبل کیا ہے۔ اس ملک میں بھاری تعداد میں کیتھولک ہیں اور اس پہلو سے میرا یہ تأثر تھا کہ یہ لوگ تعصب دکھائیں گے۔ لیکن بیت الذکر میں کام کرنے والے مزدوروں نے جو کہ اکثر کیتھولک تھے۔ اس طرح بیت الذکر کی تعمیر کا کام کیا جس طرح کہ ہم بعض اوقات وقارِ عمل سے کرتے ہیں۔ اور جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اس نے ایسی گہری دلچسپی لی اور تعاون سے بڑھ کر محبت کا ایسا اظہار کیا کہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اتنا وسیع حوصلہ دنیا کی کوئی حکومت دکھا سکتی ہے۔ مقامی طور پر وہاں ایک بھی احمدی نہیں۔ لیکن وہاں کے صدر مملکت نے ملاقات میں بتایا کہ میری خواہش تھی کہ میں خود آ کر اس تقریب میں شامل ہوں لیکن ایک ضروری میٹنگ کی وجہ سے خود نہیں آسکا تو میں نے اپنے وائس پریذیڈنٹ کو بھجوایا۔ ان کے علاوہ کئی وزراء اور مقامی معززین بھی اس میں شامل ہوئے اور اس تقریب کو انہوں نے بہت ہی رونق بخشی اور گہرا اثر قبول کیا اس لئے مجھے اس ملک سے بڑی توقع پیدا ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے خدا کا گھر بنانے میں غیر معمولی تعاون کیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ دینِ حق کے لئے ان کے دل کھولے گا۔ اور اس کے آثار بھی ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں اور ہر قسم کے لوگ بیت الذکر اور جماعتِ احمدیہ میں دلچسپی لینے لگ گئے ہیں۔ حضورِ انور نے ان کی دلچسپی کے بعض واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بیوت الذکر جو خدا کی خاطر بنائی جاتی ہیں جو عبادت خدا کی خاطر کی جاتی ہے اس میں ایک گہرا روحانی اثر ہوتا ہے اور کسی قوم میں روحانیت زندہ ہو تو اسے اپنے مذہب کی طرف مائل کرنے کا سب سے زیادہ یہی ذریعہ بنتا ہے۔

پس میں سمجھتا ہوں کہ گوئٹے مالا کی بیت الذکر بھی خالصتہً للہ بنائی گئی تھی۔ اسی لئے خدا نے اس میں نمازیوں کا بھی خود انتظام فرما دیا ہے اور امید رکھتا ہوں کہ جلد ہی وہ بیت الذکر نمازیوں سے بھر کر چھوٹی ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم جتنی بھی وسیع بیوت الذکر بنائیں اگر وہ تقویٰ پر مبنی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر بنائی جائیں تو ایک علامت پوری ہوتے ہم ضرور دیکھتے ہیں کہ وہ بیوت الذکر جلد جلد نمازیوں سے بھرنے لگتی ہیں جبکہ دکھاوے کی بیوت الذکر سالہا سال خالی رہتی ہیں۔

حضور انور نے جماعت لاس اینجلس کو اس بیت الذکر کے بھرنے اور یہ دعا کرنے کی تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس بیت الذکر کو اور متقی نمازی عطا کرے۔ پھر یہ بیت الذکر بھی چھوٹی ہو جائے گی آخر پر حضور انور نے بیت الذکر واشنگٹن کے بارے میں اپیل کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بیت الذکر مرکزی ہونے کی حیثیت سے امریکہ کی جماعت کے لئے سب سے زیادہ لائق توجہ ہونی چاہیئے۔ لیکن ابھی تک وہاں کوئی ایسی بڑی اور خوبصورت بیت الذکر نہیں بنی۔ جبکہ امریکہ کے بہت سے مقامات پر اب بیوت الذکر موجود ہیں۔ اس میں اجتماعات کے لئے آپ سارے امریکہ سے وہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس لئے سب سے زیادہ وہاں ضرورت ہے۔ اور اس پہلو سے میں آپکو تحریک کرنا چاہتا ہوں۔

اس سلسلہ میں حضور انور نے لجنہ اماء اللہ نیویارک کی طرف سے پیش کئے جانے والے تیس ہزار ڈالرز کے چیک اور ڈاکٹر حمید الرحمٰن کی طرف سے پچاس ہزار ڈالرز کے چیک کو اس بیت الذکر کے لئے وقف کرنے کا اعلان کیا اور فرمایا کہ اس جوبلی سال کی خوشی میں جس نے امریکہ سے مجھے روپیہ پیش کیا وہ (اللہ نے چاہا تو) میں بیت الذکر واشنگٹن کو ہی دوں گا۔ لیکن اسکے علاوہ عمومی تحریک کی بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ اخراجات کا اندازہ پچیس لاکھ ڈالرز ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کبھی سود پر قرضے لیکر خدا کے گھر بنانے کا نہ سوچیں۔ کیونکہ سود کی اینٹ پر تقویٰ کی اینٹ کیسے قائم ہو سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ کہ اگر جماعت امریکہ اس سال کو بیت الذکر واشنگٹن کا سال بنائے تو جتنی رقم اس سال کے اندر اکٹھی ہو وہ ابتدائی ضرورت کے لئے پوری ہو جائے گی۔ لیکن ساتھ ہی میں تمام دنیا کی جماعتوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی واشنگٹن کی بیت الذکر میں حصہ ڈالیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس اپیل کے نتیجہ میں ہم اس بیت اللہ کو بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اسکی توفیق عطا فرمائے اور خدا ہمیں کثرت کے ساتھ بیوت الذکر بنانے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ انہی کے ساتھ ہماری زندگی ہے۔ بیوت الذکر بنا کر انہیں خالی چھوڑنا ایک تکلیف دہ امر ہے۔ اس لئے میں آپکو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ خدا کے گھر بھریں گے تو اللہ آپکے گھر بھرے گا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے گھر کی رونق چھوڑ کر بیت الذکر میں رہ جایا کرتے تھے۔ اب دیکھیں خدا نے کتنی برکت بخشی ہے۔ آپ سب کے گھر بھی تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے گھر ہی ہیں۔ اور دنیا کے کونے کونے میں خدا تعالیٰ کتنے عظیم الشان گھر جماعت کو عطا کر رہا ہے۔ پس اگر بیوت الذکر بنانے کے ساتھ انہیں آباد رکھنے کی نیتیں کریں گے اور خدا کے گھروں کو آباد رکھنے کی کوششیں کریں گے تو دنیا کی کوئی طاقت آپکے گھروں کو ویران نہیں کر سکے گی۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اسکی عبادت کے حق ادا کرنے والے اسکے منظورِ نظر بندے بنیں۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور انور نے نماز جمعہ و عصر کے جمع کرنے اور نمازوں کے بعد چند احباب کی بیعتیں لینے کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ نماز جمعہ کے بعد حضور انور نے دو امریکن اور ایک شامی عرب کی بیعتیں لیں اور احباب جماعت بھی ان بیعتوں میں شامل ہوئے اور اجتماعی دعا میں حصہ لیا۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفینِ زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۷ اگست ۱۹۸۹ء بروز اتوار ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہو گا۔

(وکیل الدیوان)

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ

کے ذریعہ ان کے ملکی حالات کو بہتر کیا جائے۔

اس ضمن میں حضور نے نصرت جہاں سکیم نو کا بھی ذکر جس کی رو سے دنیا بھر کے احمدیوں کو دعوت دی گئی کہ وہ افریقہ کے ممالک سے اس نیت کے ساتھ تجارت کریں کہ وہ جو کچھ وہاں کمائیں گے وہیں افریقہ میں ہی اسے خرچ کریں گے اور اس طرح افریقہ کو خود کفیل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے نتیجہ میں بہت سے احمدیوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ زندگیاں وقف کیں اور اب اس سکیم کے تحت بعض ملکوں سے تجارتیں شروع بھی ہو چکی ہیں۔ اور خدا نے اپنے فضل سے اس سکیم میں برکت بھی ڈالی ہے۔ حتیٰ کہ اس سے ارد گرد کی دوسری تجارتیں بھی چمک اٹھی ہیں اور اب اللہ نے چاہا تو اس تحریک کو وسیع تر کیا جائے گا۔

حضور نے احمدی تاجروں کو زیادہ وسعت کے ساتھ افریقہ میں تجارت کرنے کی دعوت دی تاکہ وہ قومیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکیں۔

حضور نے فرمایا۔ احمدیت کو پورے خلوص کے ساتھ ان قوموں کی خدمت کرنی چاہیئے اور ان کو زندہ رکھنے کیلئے اپنے خون کی ہر ممکن قربانی ان کے سامنے پیش کرنی چاہیئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے خون کے وہ قطرے جو خدا کی خاطر بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے افریقہ کی طرف جائیں گے۔ خدا ان کے بدلے وہاں گلزار کھلا دیگا۔ اور آپ کے خون میں بھی برکت ملے گی۔

افریقہ کے لئے آپ جو وقت اور مال قربان کریں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا اور آخرت میں بھی آپ کو اس کی ضرور جزاء ملیگی۔ اگر اخلاص کے ساتھ آپ ان ممالک کی خدمت کریں گے تو یہ لوگ چونکہ بڑے ذہین ہیں اور سچائی کو جلد پا لیتے ہیں۔ اس لئے ان ممالک میں بڑی تیزی کے ساتھ روحانی انقلاب برپا ہونا شروع ہو جائے گا۔

حضور انور نے تراجم قرآن کریم و حدیث، حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات سے اقتباسات کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ستائیس زبانوں میں قرآن کریم کے مکمل تراجم شائع ہو چکے ہیں جبکہ دیگر کئی زبانوں میں مکمل تراجم طباعت کے مختلف مراحل میں ہیں اور اس سال کے آخر تک پچاس سے زائد ہو جائیں گے۔ ان

کے علاوہ ایک سو پندرہ (۱۱۵) زبانوں میں قرآن کریم کی منتخب آیات کے تراجم اور ایک سو بارہ (۱۱۲) زبانوں میں منتخب احادیث کے تراجم شائع ہو چکے ہیں جبکہ ایک سو سات (۱۰۷) زبانوں میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرات کے منتخب اقتباسات کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور ان میں سے اکسٹھ زبانوں میں یہ شائع بھی ہو چکا ہے۔ اس طرح وہ کام جو کل عالم اسلام نے گزشتہ چودہ سو سال میں کرنے کی توفیق نہیں پائی وہ خدا نے اس مختصر سی مخلص جماعت کو گزشتہ چند سالوں میں کرنے کی توفیق عطا فرما دی ہے۔

حضور نے ان تراجم کے نیک اثرات کا بھی ذکر فرمایا جو لوگوں پر ظاہر ہو رہے ہیں حضور نے ان تراجم سے بکثرت استفادہ کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ ان کو ہر احمدی گھرانے میں بکثرت رائج کیا جائے اور پھر بنی نوع انسان تک ہمت و استقلال کے ساتھ انہیں پہنچایا جائے۔ ان کا انتخاب بڑی توجہ اور محنت سے کیا گیا ہے اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کا حل ان منتخبات میں نہ ہو۔

حضور نے فرمایا ۱۹۸۴ء سے ۱۹۸۸ء تک گیارہ مختلف زبانوں میں ایک سو بیس کتب بھی شائع ہو چکی ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ اسلام آباد (یوکے) کے پریس کے بعد اب ہم مختلف ممالک میں مزید پریس قائم کر رہے ہیں چنانچہ افریقہ کے بہت سے ممالک میں ضروری آلات بھجوائے بھی جا چکے ہیں جبکہ یورپ کے متعدد ممالک میں بھی اگر اللہ نے چاہا تو ہم جلد پریس قائم کریں گے۔ ان پریسوں کے قیام کے بعد احمدی لٹریچر کی نئی نسل بکثرت تیار ہو کر دنیا میں پھیلے گی۔

حضور انور نے لندن میں کلیتہً رضاکارانہ طور پر چلنے والے پریس اینڈ پبلیکیشن سیل اور شعبہ آڈیو۔ ویڈیو کا بھی بڑی محبت اور تحسین سے ذکر فرمایا۔ ان میں کام کرنے والے رضاکار کارکنوں کے لئے دعا کی درخواست کی جو کہ مسلسل دن رات خدمات بجا لا رہے ہیں۔

آخر پر حضور نے دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں میں جشن تشکر منائے جانے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اگرچہ جماعتوں نے بار بار مجھ پر زور ڈالا کہ بظاہر ہمارا کوئی رسوخ نہیں ہے کہ یہاں کے ذرائع ابلاغ ہمارے جشن کی خبروں کو شائع کریں اس لئے آپ ہمیں کچھ روپیہ پبلسٹی پر خرچ کرنے کی اجازت دے دیں لیکن میں نے ان سے کہا کہ میں جھوٹے پراپیگنڈہ کا قائل نہیں ہوں۔ اگر جماعت کا پراپیگنڈہ اس میں لوگوں کی دلچسپی کی وجہ سے ہو تو اس میں برکت ہوگی اور مجھے بھی تسلی ہوگی کہ خدا کی تقدیر نے یہ کام دکھائے ہیں لہذا اس معاملے کو آپ خدا پر چھوڑ دیں اور جو بھی پراپیگنڈہ ہو وہ طبعی ہو مصنوعی نہیں ہونا چاہیئے

حضور نے دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ میں نہایت شان اور وسعت کے ساتھ جشن تشکر کی تقاریب کی کوریج (coverage) اور اس طرح پیغام حق کے بکثرت پھیلنے کا نہایت تفصیل سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ جن ممالک سے کوئی بھی توقع نہیں تھی وہاں حیرت انگیز طور پر خدا کی قدرت نمائی کے نشان ظاہر ہوئے اور اتنا پراپیگنڈہ ہوا کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔

حضور نے فرمایا کینیڈا کے متعدد شہروں کے میئرز نے تو صرف دنوں کو ہی نہیں بلکہ ہفتوں کو جماعت احمدیہ کا ہفتہ قرار دیا اور ان کے اعلان شائع کر کے اس کے سرٹیفکیٹ جماعت کو دیئے۔

حضور نے فرمایا کہ صرف کینیڈا میں ذرائع ابلاغ کے ذریعہ آٹھ ملین افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا ہے جو کہ کل ملک کی ایک تہائی آبادی ہے جبکہ دنیا کے دیگر کئی ممالک میں وہاں کے ذرائع ابلاغ نے بڑی بڑی تفاصیل کے ساتھ، بڑی بڑی تصاویر کے ساتھ جشن تشکر کے پیغام کو شائع کیا اور جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف بھی کروایا۔

فرمایا۔ سیرالیون نے تو اس موقعہ پر ڈاک کا ایک یادگاری ٹکٹ بھی جاری کیا ہے اور یوں یہ تاریخی یادگار ٹکٹوں کی صورت میں محفوظ ہو گئی ہے۔

فرمایا یہ ٹکٹ آج تو چند پیسوں یا روپوں کا ہوگا لیکن آئندہ زمانے میں اسکی قیمت لاکھوں تک پہنچنے والی ہے۔ اور آپ کی نسلیں بڑے فخر کے ساتھ یہ ٹکٹ پیش کریں گی کہ ایک زمانہ تھا کہ جب دنیا میں ایک ہی حکومت تھی جس نے احمدیت کے جشن تشکر کے موقعہ پر اس حُسن خلق کا مظاہرہ کیا۔

آپ کو جتنے بڑے بڑے ملک یاد ہوں گے خدا کے فضل سے ان سب میں بڑی شان کے ساتھ جشن تشکر منایا گیا۔ اور ہمارا محتاط تخمینہ ہے کہ دنیا کی ایک چوتھائی آبادی تک اس عرصہ میں احمدیت کا پیغام پہنچا دیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا میرا تھوڑا سا تو وقت ہے۔ میں ان ممالک میں سے کس کس کی باتیں آپ سے کروں لیکن میں یہ آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ سب ہمارے خدائے واحد کی رحمت کے کرشمے ہیں۔ اسی بات پر میں اس تان کو توڑ رہا ہوں کہ اپنے خدا کی رحمتوں کو یاد کریں۔ اس کے حضور سربسجود رہیں اور اس کا شکر ادا کریں۔

فرمایا۔ وہ تمام حکومتیں، ادارے اور انسان جنہوں نے اس موقعہ پر احمدیت سے محبت اور شفقت کا سلوک کیا ہے ان کے لئے دعائیں کریں۔ اور جہاں تک بس ہو ان کی خدمت بھی کریں۔

اس خطاب کو ختم کرنے سے قبل حضور نے پاکستان کے ملاؤں کی اس عرصہ میں کی ہوئی خدمت اسلام کی چند جھلکیاں بھی پیش کیں جن کی رو سے گذشتہ پانچ سال کے عرصہ میں احمدیوں پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے نتیجہ میں ایک سو اکاون (۱۵۱) مقدمات قائم کئے گئے۔ کلمہ طیبہ کا بیج لگانے پر پانچ سو ننانوے (۵۹۹) مقدمات بیوت الذکر پر کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں تین سو چونسٹھ (۳۶۴) مقدمات، اذان دینے اور نماز پڑھنے کے جرم میں ایک سو اٹھتر (۱۷۸) مقدمات، تقسیم لٹریچر کے جرم میں دو صد چھبیس (۲۲۶) مقدمات، مباہلہ کے پمفلٹ تقسیم کرنے کے جرم میں ایک سو ستر (۱۷۰) مقدمات، دیگر شعائر اسلام مثلاً السلام علیکم کہنے کے نتیجہ میں اڑتالیس (۴۸) مقدمات قائم کئے گئے جبکہ ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) بیوت الذکر سے کلمہ مٹایا گیا۔ انیس (۱۹) بیوت الذکر سربمہر کر دی گئیں نو (۹) بیوت الذکر گرا دی گئیں۔ اٹھارہ بیوت الذکر کو آگ لگا دی گئی اور بڑے فخر کے ساتھ اس خدمت اسلام کی خبریں اخبارات میں شائع بھی کروائی گئیں۔ پچیس (۲۵) احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان سے مار دیا گیا۔ انیس (۱۹) احمدیوں کی قبریں اکھیڑ دی گئیں اور انکی لاشوں کو باہر پھینک دیا گیا۔

اس تمام خدمت اسلام کی توفیق آج پاکستان میں مخالفین احمدیت کو نصیب ہو رہی ہے۔ آج احمدی کو سچائی کے اظہار اور اکثریت سے اتفاق نہ کرنے کے جرم میں سزائیں دی جا رہی ہیں اور پوری کوشش کی دنیا میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا جا رہا ہے لیکن دنیا اس کا نوٹس نہیں لے رہی۔

حضور نے فرمایا آپ ایک احمدی کو جسطرح چاہیں مظالم کا نشانہ بنائیں اور اسکو ظلم کی چکی میں پیس ڈالیں اس کی بوٹی بوٹی ہو جائے لیکن وہ کلمہ توحید کا ہرگز انکار نہیں کرے گا۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے اپنا دامن نہیں چھڑائے گا۔ اس کا سر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں میں پڑا رہے گا۔ اور کبھی جدا نہیں ہوگا۔ سوائے اس کے کہ تم اسے تن سے جدا کر دو اس کے بغیر احمدی کا سر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے الگ نہیں ہو سکتا۔

اگر احمدیت کے یہی جرائم ہیں تو اس کے نتیجہ میں تم جو سزا دے سکتے ہو دیتے چلے جاؤ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جیلوں میں جانے والے یہ احمدی بھی سنت یوسفی کو زندہ کرنے والے بنتے ہیں۔ کوئی جیل بھی ایسی نہیں جہاں ان قیدیوں کی وجہ سے بکثرت دوسرے قیدی بھی احمدیت کی طرف مائل نہ ہوئے ہوں۔ حتیٰ کہ کئی جیلوں میں بیعتیں بھی ہو چکی ہیں۔

آخر پر حضور نے پاکستان کیلئے دعا کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا اللہ جلد تر پاکستان کے حالات کو تبدیل کرے اور اس قوم کو عقل دے۔ کیا اس میں کوئی بھی رجل رشید باقی نہیں رہا۔ کیا ان کے دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں —— اپنی دعاؤں میں اس قوم کو یاد رکھیں۔

بقیہ: الیکشن

ہی جماعت احمدیہ مخصوص اقلیتی نشستوں پر نمائندگی حاصل کرنا درست سمجھتی ہے اور ایسی نمائندگی کے حصول میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔ الیکشن یا کسی بھی غرض سے خود کو غیر مسلم کہنا جماعت احمدیہ کے بنیادی عقیدہ اور مسلک کے خلاف ہے اور اگر خدانخواستہ کوئی احمدی الیکشن یا کسی اور غرض سے خود کو غیر مسلم کہتا ہے تو وہ اس وقت جماعت احمدیہ سے اپنا تعلق توڑ لیتا ہے۔ ایسا کوئی شخص جو اس انتخاب میں حصہ لیتا ہے کسی بھی رنگ میں جماعت احمدیہ کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا۔

تقویٰ علوم دینیہ کی کلید ہے

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۵۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیمی نصاب

تعلیمی نصاب بدلنے کی ضرورت ہے کہتے ہیں آج سے پچاس سال پرانا نصاب آج بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ جو لوگ نصاب کی تبدیلی کا ذکر کرتے ہیں وہ اسی پہ زور دیتے ہیں۔ ان کے پاس دلائل تو ضرور ہوں گے لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں کسی حد تک مزید غور کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ کوئی فن بھی سکھایا جائے تاکہ طالب علم تعلیم مکمل کرنے کے بعد نوکری کی ہی تلاش میں نہ بھاگتا پھرے اپنا کام کر سکے اور روزی کما سکے اگرچہ یہ بات بھی محل نظر ہے کہ ہر طالب علم جو کسی نہ کسی فن کی تعلیم حاصل کرے گا وہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس فن کی طرف راغب بھی ہو جائے گا۔ لیکن اگر نصاب کی تبدیلی سے مراد یہ ہے کہ کتابوں کو تبدیل کیا جائے تو بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا اب نئی کتابوں میں دو اور دو پانچ لکھا جائے گا۔ یا کیا تاریخ پڑھاتے ہوئے اورنگ زیب عالمگیر کے متعلق کوئی نئی باتیں بتائی جائیں گی۔ دینیات کی کتابوں میں ہو سکتا ہے بعض باتیں پوری طرح درست نہ لکھی گئی ہوں یا مطالعہ پاکستان پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں نظریہ پاکستان کو پوری طرح اجاگر نہ کیا جا سکا ہو۔ یہ خامیاں تو یقیناً دور ہونی چاہئیں۔ لیکن ان کے علاوہ جس بات کی ضرورت ہے وہ نصابی تبدیلی نہیں بلکہ ذہنیت کی تبدیلی کی ضرورت ہے وہ کون سا نصاب آئے گا جو کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اسلحہ رکھنے سے باز رکھ سکے گا۔ اور وہ کون سا نصاب آئے گا جو شاگردوں کو پرنسپل کی کرسی پر بیٹھنے سے منع کر سکے گا۔ اگر طالب علم پڑھیں اور اسی طرح پڑھیں جس طرح آج سے پچاس سال پہلے پڑھتے تھے باقاعدہ کلاسیں لگتی تھیں امتحان ہوتے تھے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ نصاب مفید ثابت نہ ہو سکے۔ انسانی زندگی پر اثر انداز ہونے کے لئے تو چند ایک باتیں ہی کافی ہوتی ہیں۔ وہ کونسی کتاب ہے جس کا کوئی پیراگراف یا کوئی فقرہ طالب علموں کی زندگی کو بہتر رنگ میں نہ بدل سکے۔ لیکن بہرحال بحث جاری ہے اور کہا جاتا ہے کہ ایک لمبے عرصے سے لکھے پڑھے حکمرانوں نے اور تعلیم کی پالیسی متعین کرنے والوں نے تعلیم کی طرف وہ توجہ نہیں دی جو دی جانی چاہئے تھی۔ اسی لئے بحث شدت اختیار کرتی چلی جا رہی ہے اور پبلک فورم جہاں سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی جا سکتی ہے۔ وہاں یہ بحثیں چھڑنے لگی ہیں۔ پاکستان ٹیلی ویژن پر گزشتہ دنوں ایک ہفتے میں تین ایسے پروگرام ہوئے جن کا تعلیم سے تعلق تھا۔ ایک پروگرام کا عنوان تھا "راستے علم کے" دوسرا کراچی یونیورسٹی کے چانسلر کی ایک تقریر تھی اور تیسرا نعیم بخاری کے سٹوڈیو نمبر ۲ سے ایک بحث پیش کی گئی۔

اس وقت تعلیمی اداروں کی حالت سوائے چند ایک کے ناگفتہ بہ ہے۔ ایسا لگتا ہے یہ تعلیمی ادارے نہیں یہ قلعے بن گئے ہیں جہاں ہر وقت اسلحہ موجود رہتا ہے۔ پروگرام "راستے علم کے" میں لیفٹیننٹ احمد خان نے بجا طور پر کہا کہ تعلیمی اداروں کی کسی سطح پر بھی کوئی خاص پالیسی کام نہیں کر رہی۔ چاہے یہ جونیئر سکول ہوں سینئر ہوں یا ان سے بھی بڑے طالب علموں کے ادارے ہوں۔ انہوں نے LAMEC کی مثال دی جو بڑی عمر کے طلباء کے لئے ہے اور اس کے متعلق بتایا کہ پانچ سالوں میں اس کے پانچ ڈائریکٹر جنرل تبدیل ہوئے ہیں۔ کسی ڈائریکٹر جنرل کو یہ موقعہ نہیں ملا کہ وہ اپنی پالیسی کو رائج کر کے اس کے نتائج کا تجزیہ کر سکے۔ اور یہی وجہ ہے کہ LAMEC قطعی طور پر ایک ناکام ادارہ بن گیا یہاں پر صرف ایسے لوگ لائے گئے جو اوپر والوں کی بے جا تعریف کر سکتے تھے اور انہیں ڈوڈی کہنا غلط نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک بڑے کے متعلق یہ بھی کہا گیا کہ وہ ملکی حکومت کے خلاف جاسوسی کرتے ہیں اس کے علاوہ نئی روشنی پروگرام پر بھی لاکھوں روپیہ خرچ کیا گیا۔ اور بغیر کسی نتائج کے یہ پروگرام ختم ہو گیا۔ اس لئے کہ اس پروگرام کو جاری کرنے والے محمد خان جونیجو کو فوری طور پر ان کے عہدے سے ہٹا دیا گیا اور ان کے بعد آنے والی حکومت نے اس پروگرام کو اسی صورت میں جاری رکھنا ضروری نہیں سمجھا جس صورت میں اس کا آغاز ہوا تھا۔ "راستے علم کے" میں بیگم وزیر علی منسٹر آف سٹیٹ فار ایجوکیشن بھی شریک ہوئیں لیکن انہوں نے زیادہ کچھ کہا نہیں، حال ہی میں انہوں نے امریکہ کا دورہ کیا ہے تاکہ سمسٹر سسٹم کے متعلق مزید واقفیت حاصل کر سکیں۔ یہ سسٹم پاکستان میں ۱۹۷۴ء میں رائج کیا گیا تھا اور بہت بری طرح ناکام ہو چکا ہے۔ دراصل ہمارے معاشرے میں فی الحال کوئی ایسا کام کامیابی سے نہیں کیا جا سکتا جس کے لئے دیانت، محنت اور توجہ کی ضرورت ہو۔ ایک پروگرام چانسلر صاحب یونیورسٹی کراچی کی تقریر تھی جس میں انہوں نے طلباء کو متنبہ کیا کہ غیر نصابی مساعی کو اگر غلط راستے پر لگانے کی کوشش کی گئی تو ان کو سختی سے دبا دیا جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ صرف تعلیمی اداروں ہی میں لڑائی جھگڑے کی فضا نہیں پائی جاتی اب تو ہمارے معاشرے میں ہر سطح پر یہ بات دیکھی جا سکتی ہے نعیم بخاری کا پروگرام سٹوڈیو نمبر ۲ بھی تعلیم ہی سے متعلق تھا۔ اس میں کئی اچھی اچھی باتیں کہی گئیں۔ ریاضی کے ایک استاد ڈاکٹر آفتاب صاحب نے جب تعلیمی اداروں خاص کر اپنے ادارے یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور کی کیفیت بیان کی تو یوں سمجھ لیجئے کہ سننے والوں کو پسینہ آنے لگا۔

انہوں نے اس کیفیت کے اظہار میں یہ بھی بتایا کہ طلباء ملی بھگت کے ساتھ خود ہی امتحانی پرچے ترتیب دیتے ہیں اور یہ امتحان سارا سال ہوتے رہتے ہیں، جب کسی طالب علم کا جی چاہے وہ اپنے امتحان کی تاریخ مقرر کر کے امتحان دے لے۔

ایسا ہوتا ہے، یا نہیں، یہ تو ادارہ ہی کہہ سکتا ہے۔ لیکن اگر ادارے کے ایک ذمہ دار فرد نے یہ بات کہی ہے۔ تو یقیناً درست ہوگی اگرچہ یہ بات ظاہر و باہر تو عمل میں نہیں لائی جا سکتی۔ لیکن اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ تو اختیار کر ہی لیا جاتا ہوگا۔

یہ تینوں پروگرام جو پاکستان ٹیلی ویژن پر دکھائے گئے اس بات کے غماز ہیں کہ اساتذہ، طلباء اور تعلیمی اداروں کی کارکردگی سے اب لوگ انتہائی دل برداشتہ ہو چکے ہیں۔ وہ تبدیلی دیکھنا چاہتے ہیں اور ایسی تبدیلی جس سے اساتذہ محنت سے اور دل لگا کر تعلیم دیں طلباء خلوص نیت سے تعلیم حاصل کریں اور ادارے اس بات کا اہتمام کریں کہ جس غرض کے لئے انہیں قائم کیا گیا ہے اس غرض کو پورا کرنے کی وہ سعی کرتے ہیں۔

ع۔ س

احمدی باپ کی اولاد

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ڈائری ۱۱ جون ۱۹۲۲ء سے ایک اقتباس

ایک مخلص اور قدیم احمدی جو فوت ہو چکے ہیں۔ انکی اولاد کی مذہبی نگرانی اور عام حالت کی اصلاح کے متعلق وہاں کے ایک احمدی کارکن کو ارشاد فرمایا کہ "بہت مخلص اور قدیم احمدی تھے۔ ان کے بیٹوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ لڑکے جماعت کی امانت ہوتے ہیں۔ اگر خراب ہو جائیں تو اس کی ذمہ داری وہاں کی جماعت پر عائد ہوتی ہے۔"

(الفضل ۷، جولائی ۱۹۲۲ء)

کوئی چھل اور دھوکا تمہاری طبیعت میں نہ ہو (اربعین ۴ ص ۱۵)

خدا کیلئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس داخلہ

سکول آف جنرل نرسنگ اینڈ مڈ وائفری، سر گنگارام ہسپتال لاہور میں ۴ سالہ اے گریڈ نرسنگ ٹریننگ کورس کیلئے غیر شادی شدہ خواتین امیدواروں سے مندرجہ ذیل شرائط کیمطابق درخواستیں مطلوب ہیں۔

۱:۔ عمر ۱۵ سے ۲۵ سال تک

۲:۔ تعلیمی قابلیت ایف ایس سی/ ایف اے میٹرک فرسٹ ڈویژن سائنس/ میٹرک سیکنڈ ڈویژن سائنس/ میٹرک فرسٹ ڈویژن آرٹس

۳:۔ ٹریننگ کی مدت ۴ سال ہے۔ اس دوران مبلغ ۱۵۲۵/ روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ نیز ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد چار سال سروس کرنا ہوگی۔

۴:۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ، ڈومیسائل اپنا یا والد کے شناختی کارڈ کی فوٹو سٹیٹ مصدقہ کاپی درخواست کے ہمراہ ارسال کریں۔

۵:۔ منتخب امیدواروں کو ۱۵۰۰۰/- روپے کا بانڈ پُر کرنا ہوگا۔ اور ساتھ ہی ایک حلف نامہ، یہ کہ میں حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ اس سے بیشتر کسی بھی نرسنگ سکول سے ٹریننگ حاصل نہیں کی/ چھوڑ دی تھی۔ یہ حلف نامہ درجہ اول مجسٹریٹ سے تصدیق شدہ ہو۔

۶:۔ دوران ٹریننگ شادی کی اجازت نہ ہوگی۔ شادی کرنے کی صورت میں مبلغ ۵۰۰۰/- روپے جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔ اور ٹریننگ سے خارج کر دیا جائے گا۔

۷:۔ لیڈی ہیلتھ وزیٹر اور مڈ وائف، ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب کا جاری کردہ N.O.C مجوزہ فارم کے ساتھ منسلک کریں۔ بصورت دیگر درخواستوں پر غور نہیں ہوگا

۸:۔ درخواست فارم ڈپٹی چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ کم پرنسپل کے دفتر سے دستیاب ہوں گے۔ یا ایک روپے کا واپسی لفافہ بمعہ مکمل ایڈریس براہ راست منگوائیں۔

۹:۔ درخواستیں ڈپٹی چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ کم پرنسپل کے نام ۲۰۔ اگست تک بذریعہ رجسٹری اے ڈی ارسال کریں یا متعلقہ دفتر میں دستی جمع کروائیں

۱۰:۔ تھرڈ ڈویژن درخواستیں وصول نہیں کی جائیں گی۔

۱۱:۔ انٹرویو ۴ ستمبر ۱۹۸۹ء کو سکول آف نرسنگ میں صبح آٹھ بجے ہوگا۔ جس کی کوئی الگ اطلاع نہیں دی جائیگی۔

نوٹ: مزید تفصیلات کیلئے ۹۔ اگست کا "جنگ" ملاحظہ فرمائیں۔

ڈپٹی چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ کم پرنسپل سکول آف نرسنگ اینڈ مڈ وائفری
سر گنگا رام ہسپتال ـــــ لاہور

"تعلیم القرآن"

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر ہم اس دنیا میں عزت اور شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں، اگر ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایک طرف ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور دوسری طرف آئندہ نسلیں بھی ہمیں نیک نام سے یاد کریں، ہمارے لئے دعا کرنے والی ہوں کہ اے خدا! ان لوگوں پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمتیں نازل کرتا چلا جا۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کو سیکھیں۔ جانیں۔ اور اس کی اتباع کریں اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔ اسی لئے میں نے قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ رجولائی ۱۹۶۶ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

نصرت جہاں اکیڈمی میں یومِ آزادیٔ پاکستان

"نصرت جہاں اکیڈمی" میں یومِ آزادی کے موقع پر ایک شاندار اور پُروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کے لئے مہمان خصوصی مکرم پروفیسر منور شمیم خالد صاحب تھے۔ مہمانِ خصوصی کی آمد پر نصرت جہاں اکیڈمی کے سکاؤٹس نے سلامی پیش کی۔ اور قومی پرچم لہرایا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے سکاؤٹس کا تیار کردہ کیمپ اور متعلقہ اشیاء اور مختلف ماڈلز کا معائنہ کیا۔ اور سکاؤٹس کی کارکردگی کی بہت تعریف کی۔

ساڑھے آٹھ بجے اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا پھر قومی ترانہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد مختلف طلباء نے اس دن کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ سب سے پہلے عزیزم محمد زبیر کلاس دہم نے "پاکستان ڈے" کے عنوان پر انگلش میں تقریر کی جو کہ بہت پسند کی گئی۔ اس میں انہوں نے بہت خوبصورت انداز میں اس دن کی اہمیت بیان کی

عزیزم قاسم اسلام نے بھی اردو میں بہت خوبصورت انداز میں تقریر کی اور وطن سے محبت کی اہمیت واضح کی۔ ان کے علاوہ عزیزم عطاء الرحمن جماعت نہم کی پر جوش تقریر کو بھی پسند کیا گیا۔

اس موقع پر بعض طلباء کے والدین بھی موجود تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مکرم مہمانِ خصوصی صاحب نے اپنے خطاب میں تفصیل سے اس دن کی اہمیت بیان فرمائی۔ ۔ ۔ ۔ آپ نے قائد اعظم کو شاندار خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آپ کی ہمت، عزم حوصلہ اور فہم و فراست ہی تھی کہ آپ نے نہ صرف انگریزوں اور ہندوؤں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بلکہ ہندوستان میں موجود ایک تیسرا طبقہ جو کہ یہ دعویٰ کرتا تھا کہ پاکستان تو دور کی بات، کوئی مائی کا لال پاکستان کی پ بھی نہیں بنا سکتا۔ کے مکروہ عزائم کو بھی خاک میں ملا دیا۔ ۔ ۔ آپ نے زور دیا کہ اپنے پیارے وطن کی آزادی اور حرمت کیلئے ہمیں ہمیشہ ہر قربانی کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ ۔ ۔ ۔ ہم یہ دن بڑے فخر کے ساتھ مناتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم نے اس کے لئے قابل فخر قربانیاں دیں ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور یہ قربانیاں تاریخ کے اوراق پر ہمیشہ جگمگاتی رہیں گی۔

اس کے بعد مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی نے دُعا کروائی۔ آخر میں یہ عہد کیا گیا کہ ہم سب اپنے ملک کی تعمیر و ترقی کی خاطر ہمیشہ پیش پیش رہیں گے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اجلاس کے بعد طلباء کے مابین ٹیبل ٹینس کے مقابلے ہوئے۔ ۔ ۔ سٹاف نصرت جہاں اکیڈمی کے مابین بھی ٹیبل ٹینس کے کئی دلچسپ مقابلے ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مکرم پرنسپل صاحب نے میٹرک کے امتحان میں شہر بھر میں اول آنے والے نصرت جہاں اکیڈمی کے طالب علم عزیزم قاسم اسلام کو نصرت جہاں اکیڈمی کے بہترین طالب علم کی تعریفی سند عنایت کی۔ ۔ ۔ ۔ اور پانچ سو روپے نقد انعام بھی دیا۔

اس بابرکت روز کی خوشی میں طلباء اور حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے وطن پر اپنا فضل نازل فرمائے

سیکرٹری "نصرت جہاں اکیڈمی"، ربوہ

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۵۶ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں دسویں جماعت کو انگریزی صرف اور صرف انہیں نے پڑھائی ہے انکے علاوہ کسی اور نے اس کلاس کو اس دوران انگریزی نہیں پڑھائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دَوَا تدبیر ہے
اور
دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ھمدردانہ مشورہ اور
قابلِ اعتماد
اصولی علاج

کیلئے **مطب ناصر دواخانہ** (رجسٹرڈ)

پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴

گولبازار ربوہ

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری
مفید طبی معلومات پر مشتمل
مفت طلب فرمائیں۔

فوری ضرورت

ایک ادھیڑ عمر مرد کی ذاتی ملازم کی حیثیت سے فوری ضرورت ہے۔ کل وقتی یا دن کے کچھ حصہ کے لئے کام کرنا ہوگا۔ لکھنا اور پڑھنا جانتے ہوں، تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

ــــ معرفت الفضل ــــ

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرمالینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینجر الفضل)

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے ایک الیکٹریشن (جو موٹر وائنڈ کر سکتا ہو) اور ایک خرادیہ (ڈائی فٹر) کی ضرورت ہے۔ امیر / صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ملیں۔

میاں بھائی ۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور
فون ۲۲۳۳۷۲
۲۲۳۳۷۳

پائیوریا کورس	سوجن مسوڑہ کورس	ہلتے دانت کورس	دانت خورہ کورس	پائیوریا پاؤڈر (منجن)
PYORRHEA COURSE	SWALLEN GUMS COURSE	LODS TEETH COURSE	CARRIES COURSE	PYORRHEA POWDER
۴۰ روزہ کورس	مختصر کورس	مختصر کورس	۴۰ روزہ کورس	دانتوں کی صفائی کیلئے
قیمت ۵۰/-	قیمت ۱۶/-	قیمت ۱۶/-	قیمت ۴۵/-	قیمت ۸/- ، ۱۲/-

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
ــــ (مینجر الفضل)

قدیمی۔ اوّلین شہرۂ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دَواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۳۹۹۷

برانچیں
- کراچی۔ فون ۴۱۳۲۵۱
- لاہور۔ 1-D-۳ گلشن راوی
- ملتان، چوک جان محمد، معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین، بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خاں، فون ۴۷۹۹
- ربوہ، اقصیٰ چوک کالج روڈ فون ۵۵۸

محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں

الرؤف جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید رؤف علی
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد
کراچی فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

نظر اور دھوپ کی عینکیں ــ عام مرمت مفت کیجاتی ہے
داؤد بھائی چشمے والے
رحمت بازار، ربوہ

جوبلی سٹور رحمت بازار، ربوہ
اشیائے خورد و صرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر خرید فرمائیں۔ جوبلی سٹور رحمت بازار، ربوہ

بیکری، کنفکشنری، شربت، آئس کریم، سوڈا واٹر، چاولوں اور کھانوں کیلئے

ایس کے اے کیمیکلز فیصل آباد کے

• فوڈ کلرز • اور ایسنس ہمیشہ استعمال کریں

سول ڈسٹری بیوٹرز

SKA

داؤد ٹریڈرز گول صابن والا فیصل آباد
فون: ۲۳۲۵۸

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد / اٹھراء / سوکھا
گرمی / گیس کا علاج کرنیوالے

مشہور دَواخانہ (رجسٹرڈ)

۱۹۱۱ء سے
مصروفِ خدمت

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن
حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۰۴۳۱-۷۴۸۴۴-۷۶۴۹۷

برانچیں
ربوہ۔ اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالا۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی۔ محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ)